کتب الجالیات
۱۲
۱۲۲

السلي

مکتب تعاونی برائے دعوت وارشاد سلی - ریاض
ف: ۲۴۱۰۶۱۵-۲۴۱۴۴۸۸/۰۱۱ فیکس ایکسٹنشن: ۲۳۲

علماء حرم کی صدا فرزندان امت اسلامیہ کے نام

محمد بن عبد العزیز الاحمد

ترجمہ: شعبۂ جالیات

0201014

اردو

نداء عام من علماء بلد الله الحرام

في معتقد أهل الإسلام

عني به

محمد بن عبد العزيز الأحمد

علماء حرم کی صدا فرزندان امتِ اسلامیہ کے نام

ترجمہ واختصار:

آفتاب عالم محمد انس مدنی

نظرِ ثانی:

عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ مدنی

طبع ونشر:

مکتب تعاونی برائے دعوت وارشاد سُلَی - ریاض

✆: ۲۲۱۰۶۱۵-۲۲۱۴۴۸۸/۰۱ فیکس: ۲۲۱۱۷۳۳/۰۱

Ⓒ المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد بالسلي، ١٤٢٧هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الأحمد ، محمد بن عبد العزيز

نداء علم من علماء بلد الله الحرام في معتقد أهل الإسلام / محمد عبد العزيز الأحمد ؛ ألختاب عالم محمد

أنس المدني – الرياض، ١٤٢٧هـ

٤٠ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم

ردمك: ٩- ٦-٩٧٤٦-٩٩٦٠

(النص باللغة الأردية)

١- العقيدة الإسلامية ٢- التوحيد أ. المدني، ألختاب محمد أنس (مترجم) ب.العنوان

ديوي ٢٤٠ ١٤٢٧/٢١٩٠

رقم الإيداع: ١٤٢٧/٢١٩٠

ردمك ٩- ٦-٩٧٤٦-٩٩٦٠

بسم الله الرحمن الرحيم

نداء عام من علماء بلد الله الحرام

في معتقد أهل الإسلام

عني به

محمد بن عبد العزيز الأحمد

علماءِ حرم کی صدا فرزندانِ امتِ اسلامیہ کے نام

ترجمہ واختصار:

آفتاب عالم محمد انس مدنی

نظرِ ثانی:

عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ مدنی

طبع ونشر:

مکتب تعاونی برائے دعوت وارشاد سُلَی - ریاض

✆: ۲۴۱۰۶۱۵ - ۲۴۱۴۴۸۸/۰۱ فیکس: ۴۲۱۱۷۳۳/۰۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمۃ

ہر طرح کی خوبی اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ہے، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت کے طلب گار ہیں، ہم اپنے نفس اور اعمال کی برائی سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کردے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی عبادت کے لائق نہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، سو اللہ کی طرف سے درود وسلام نازل ہو ان پر، ان کے آل واصحاب پر اور قیامت کے دن تک ان

کی اتباع اور پیروی کرنے والوں پر۔ حمد وثنا اور صلاۃ وسلام کے بعد:

یہ ایک اہم بیان اور عظیم صدا ہے، جسے ۱۳۴۳ھ میں ایک اجتماع کے بعد حرمین شریفین کے علماء نے اپنے قلموں سے منوّر کیا ہے، اس مختصر سے رسالہ کے اندر صحیح عقیدہ کو بیان کیا گیا ہے، جو کہ اللہ ﷻ کی کتاب، اس کے رسول ﷺ کی سنت اور سلف صالحین کے اجماع سے ماخوذ ہے۔

اس رسالہ کا مقصد خود ان علماء کرام کا اللہ ﷻ کے یہاں بری ءالذمہ ہونا ہے، اور ساتھ ہی ساتھ امت کے لئے ہدایت کو بیان کرنا اور واضح حق کی طرف انہیں دعوت دینا ہے، نیز اس کا مقصد انہیں جہالت وشرک، اور بدعات وخرافات کی تاریکیوں سے نکالنا بھی ہے۔

اس رسالہ کی اہمیت دو چیزوں سے ظاہر ہوتی ہے:

۱- یہ رسالہ اپنے اندر کتاب وسنت اور سلف صالحین کے منہج کی روشنی میں آسان اسلوب اور واضح الفاظ میں ایک اہم ترین صدا سموئے ہوئے ہے جس کی معرفت، جس کا عقیدہ اور جس کے مطابق عمل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

۲- یہ رسالہ حرمین شریفین کے ۱۶ علماء کرام کی دستخط کے ساتھ شائع ہوا ہے، اور اس جم غفیر کا اجتماعی طور پر اس بیان کو صادر کرنا سینے میں موجود شکوک وشبہات کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ دل پر اپنا ایک گہرا چھاپ چھوڑتا ہے، اور ان علماء کرام کی تحریر وتقریر سے مکمل رضا مندی، کامل وثوق اور حد درجہ اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

اور جب کہ اس صدا کی اس قدر اہمیت ہے، اور بہت سے لوگ اس سے ناواقف ہیں، چنانچہ ہم نے ان کی معرفت کی خاطر اس کی نشر واشاعت کی ہے، تا کہ کتاب وسنت کی روشنی میں انہیں صحیح اسلامی عقیدہ کا علم ہو جائے، اور منتشر بدعات وخرافات سے وہ دور

ہوجائیں۔

اب اخیر میں اس کتاب کی نشر واشاعت پر ہم اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے ہیں، اور اس ذاتِ باری تعالیٰ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ اپنے کریم چہرہ کے لئے اسے خالص بنادے، اور اس کے لکھنے والے، نشر واشاعت کرنے والے اور پڑھنے والے کو اس کے ذریعہ فائدہ پہنچائے، وہی اس پر مددگار اور قادر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمائے حرم کی صدا فرزندانِ امت اسلامیہ کے نام

تمہید

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعدہ:

اب وقت آ گیا ہے کہ اس پرسکون فضا میں جس میں حق کی گونج سنائی دیتی ہے ہم اپنی صدا بلند کریں؛ قرآنی آیات اور احادیث کا بھی ہم سے یہی مطالبہ ہے، فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (آل عمران/۱۰۴) ''تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں''۔ (۳/۱۰۴)، اور اس کا یہ بھی فرمان ہے:

﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (العصر:۳) ''اور جنہوں نے آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی''۔(۳/۱۰۳)، اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ، قَالُوْا: لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِرَسُوْلِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَعَامَّتِهِمْ) ''دین نصیحت کا نام ہے، صحابہ کرام نے سوال کیا: کس کے لئے اے اللہ کے رسول؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، خلفائے مسلمین، اور عام مسلمانوں کے لئے''۔(مسلم نے اسے تمیم داری سے وَلِكِتَابِهِ کے اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے، اور اضافہ کے بغیر ابن ابی عاصم نے السنۃ میں روایت کیا ہے، البانی نے کہا ہے کہ اس کی سند جید ہے)، اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: (مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ) ''جس نے کسی علم کو اس کی معرفت کے بعد چھپالیا، تو قیامت کے دن اسے آگ کا لگام پہنایا جائے گا''۔(احمد، ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے، اور یہ لفظ ابن النجار کا ہے، البانی نے اسے صحیح کہا ہے)

اور ہمیں یہ یقینِ کامل ہے کہ ہمارا یہ منصب بہت ہی عظیم ہے؛ لہذا اللہ ﷻ کے سامنے ہماری باز پرس بھی بہت سخت ہوگی، اور دنیا کی یہ زندگی اللہ تعالیٰ کے یہاں تو مچھر کے ایک پر کے برابر بھی نہیں ہے، اور نہ ہی آخرت سے ایک دھاگے کے برابر ہی بے نیاز کرسکتی ہے۔

اور آپ فرزندانِ امتِ اسلامیہ ہمارے پہلوؤں میں موجود ہماری جان کی طرح ہیں، ہم آپ کے لئے خیر و بھلائی کی وہ چیزیں پسند کرتے ہیں جو خود ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں، اور جن برائیوں کو ہم اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں انہیں آپ کے لئے بھی ناپسند کرتے ہیں۔

لہذا ہم آپ کے سامنے وہی باتیں پیش کررہے ہیں جن کے ذریعہ ہم اللہ کی بندگی کرتے ہیں، اور جن کے واضح حق ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، جن میں ادنیٰ سا بھی شک وشبہہ کی گنجائش نہیں

ہے۔ واضح رہے کہ ہماری اس وضاحت کا مقصد یہ ہے کہ ہم جو کچھ بھی اللہ کے دین کا علم رکھتے ہیں اسے بلا کسی شخصی فائدہ کی حصولیابی اور زور زبردستی کے آپ تک پہنچا دیں، یقیناً حق اتباع کئے جانے کا زیادہ مستحق ہے، اور ہماری اس دعوت میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے، صاحب عقل وبصیرت کے لئے ہدایت ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی ہم سبھوں کی ہدایت کا ضامن ہے۔

ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس راہِ حق کی ہدایت عطا فرمائی، اگر وہ ہمیں ہدایت عطا نہ کرتا تو ہم ہدایت حاصل نہ کر پاتے، یقیناً ہمارے رب کے سارے رسول -علیہم الصلاۃ والسلام- حق کے ساتھ مبعوث ہوئے۔

اور درود وسلام نازل ہو ہمارے سید محمد ﷺ پر جو کہ اُس اونچے مرتبہ پر فائز ہیں جہاں رسائی نہیں ہو سکتی، اور لگاتار ہمیشگی کے ساتھ آپ کی آل واولاد، ساتھیوں اور حق کی دعوت دینے والوں پر

درود وسلام نازل ہو۔ حمد وثنا اور درود وسلام کے بعد:

۱۔ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت میں تنہا ہے، اپنی الوہیت میں تنہا ہے، اور اپنے اسماء وصفات میں تنہا ہے۔

چنانچہ اس کے سوا نہ تو کوئی پیدا کرنے والا ہے، نہ روزی دینے والا ہے، نہ زندگی عطا کرنے والا ہے، نہ موت دینے والا ہے اور نہ ہی معاملات کا انتظام کرنے والا ہے۔

اور اس وجود میں اس کے سوا کوئی بھی سچا معبود نہیں، اور یہی ''لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کا معنی ہے۔

اس کے اچھے اچھے نام ہیں، اور بلند وبرتر صفات ہیں، جیسا کہ اس نے اپنے نفس کے لئے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں، اور اپنے رسول (محمد ﷺ) کی زبانی ثابت کئے ہیں۔ جو کہ بلا تکییف، بلا تحریف، بلا تمثیل اور بلا تعطیل اس کے لئے ثابت ہیں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے اور اس کے رسول ﷺ نے اس کے لئے جو صفات ثابت کئے

ہیں جیسے ہاتھ، پاؤں اور چہرہ وغیرہ ہمیں ان کی کیفیت کا علم نہیں ہے، کہ وہ صفات کیسے ہیں، اور ہم ان نصوص کے الفاظ اور معانی میں تبدیلی بھی نہیں کرتے ہیں، اور نہ ہی اللہ کے مکمل ناموں اور صفات کا اور نہ ہی ان میں سے بعض کا انکار کرتے ہیں، اور نہ ہی اللہ کو مخلوق کے مشابہ یا مخلوق کو اللہ کے مشابہ قرار دیتے ہیں، بلکہ ہم ان سارے ناموں اور خوبیوں پر اس طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح انہیں اللہ کی شایانِ شان ہونا چاہئے)۔

اور یہ کہ اللہ ﷻ آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے، ساری مخلوق کے اوپر ہے، اور مخلوق جہاں کہیں بھی ہوں وہ -ﷻ- ان کے ساتھ اپنے علم کے ساتھ موجود ہے، جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں اسے اس کا علم ہے۔ اس باری تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ أَسْمَائِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (الأعراف:۱۸۰) ''اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں، سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو، اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی''۔ (۱۸۰/۷)

اور اس کا فرمان ہے: ﴿أَأَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ

يَّخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۔ أَمْ أَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ﴾ (الملک:۱۶-۱۷) ''کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تمہیں زمین میں دھنسادے اور اچانک زمین لرزنے لگے، یا کیا تم اس بات سے نڈر ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تم پر پتھر برسادے؟ پھر تو تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا''۔(۶۷/۱۶-۱۷)، اور اس کا یہ بھی فرمان ہے:﴿الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طٰہٰ:۵) ''جو رحمٰن ہے، عرش پر قائم ہے''۔(۲۰/۵)، استواء کے متعلق امام مالک رحمہ اللہ کا فرمان ہے: ''استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول ہے، اور اس پر ایمان لانا واجب ہے، اور اس کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے''۔ (لالکائی نے اصول الاعتقاد اور بیہقی نے اعتقاد کے اندر: الاستواء غیر مجہول، والکیف غیر معقول...... کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

اور رسول اللہ ﷺ نے جب لونڈی سے سوال کیا (أَيْـــــنَ

السَّمَاءِ): اللہ کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا: آسمان پر، آپ ﷺ نے سوال کیا: (مَنْ أَنَا) میں کون ہوں؟ تو اس نے جواب دیا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (أَعْتِقْهَا؛ فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ) اسے آزاد کردو؛ اس لئے کہ یہ مومنہ ہے"۔ (مسلم)

اور ہم اس بات سے اللہ عزوجل کی پناہ میں آتے ہیں کہ اس کے متعلق یہ گمان کریں کہ آسمان اسے اٹھائے ہوئے ہے، یا اس پر سایہ فگن ہے، بلکہ اللہ عزوجل خود آسمان وزمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ ٹل نہ جائیں، اور اس کی کرسی کی وسعت نے زمین وآسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

۲- اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ غیر اللہ کی عبادت سب سے بڑا شرک ہے، اور اللہ کے علاوہ مُردوں یا غائب لوگوں کو پکارنا، اور ان سے اللہ جیسی محبت کرنا، ان سے ڈرنا، ان سے امیدیں لگانا وغیرہ

بھی بڑا شرک ہے، خواہ یہ دعاء وپکار بطورِ عبادت ہو، یا مصیبت یا خوشحالی میں مدد طلب کرنے کے طور پر ہو؛ کیونکہ دعاء عبادت کا مغز ہے۔ نیز یہ بھی کہ پکارنے والے نے خواہ نفع حاصل کرنے یا نقصان دور کرنے کی خاطر انہیں پکارا ہو، یا شفاعت طلب کرنے، یا اللہ کی قربت حاصل کرنے کی خاطر پکارا ہو، یا اس کی یہ دعاء وپکار آباءواجداد یا غیروں کی تقلید کرتے ہوئے ہی کیوں نہ ہو۔

قرآن مجید میں اس کی بے شمار دلائل ہیں، انہی میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے: ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ﴾ (المؤمنون: ۱۱۷) ''جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے، بے شک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں''۔ (۲۳/۱۱۷)

۳- نیز مخلوق کی قدرت سے بالاتر چیزوں پر اللہ کے علاوہ کسی

دوسرے کی قدرت وسلطنت کا عقیدہ رکھنا شرک اکبر ہے۔

۴- اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس نے غیر اللہ کی تعظیم اس سے ایسے معاملہ میں مدد چاہتے ہوئے کی جس کی قدرت صرف اللہ تعالیٰ کو ہے تو وہ مشرک ہے جس نے بڑے شرک کا ارتکاب کیا، مثال کے طور پر: فوجی طاقت کے بغیر لڑائی میں مدد طلب کرنا، اور اللہ تعالیٰ نے جن دواؤں کی طرف ہماری رہنمائی کی ہے انہیں استعمال کئے بغیر شفاء طلب کرنا، نیز اللہ ﷻ نے جن راستوں اور طریقوں کو ہمارے لئے مشروع کیا ہے انہیں اپنائے بنا دنیوی یا اخروی سعادت کی خاطر مدد طلب کرنا۔

۵- اور ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ شفاعت تنہا اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے، اور شفاعت صرف انہی لوگوں کے لئے کی جائے گی جن کے متعلق اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے: ﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ﴾ (الأنبیاء: ۲۸) ''وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے سوائے ان

کے جن سے اللہ خوش ہو'' ۔(۲۸/۲۱)، اور اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں سے راضی ہوں گے جنہوں نے اس کے رسولوں کی اتباع کی، چنانچہ ہم شفاعت اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں جو کہ شفاعت کا مالک ہے، لہٰذا ہم اس طرح دعاء کرتے ہیں: ''اے اللہ! اپنے نبی کو ہمارا سفارشی بنانا''، اور یوں دعاء نہیں کیا کرتے: ''یا رسول اللہ! ہمارے لئے سفارش کیجئے''؛ کیونکہ اس طرح سے دعاء کرنا نہ تو کتاب وسنت اور سلف صالحین کے عمل سے ثابت ہے، اور نہ ہی کسی ثقہ مسلمان سے؛ لہٰذا ہم اللہ کے روبرو، قربتِ الٰہی کے حصول یا اس کے یہاں شفاعت کی خاطر کوئی ایسا وسیلہ اختیار کرنے سے براءت کا اظہار کرتے ہیں جس کے سبب ہم ان لوگوں میں سے ہو جائیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ﴾ (یونس:۱۸) ''اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو

نہ ان کو نقصان پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں"۔(۱۰/۱۸)، حالانکہ یہ لوگ اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرتے تھے، لیکن اس کی عبادت میں انہوں نے شرک کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کا ہی قول نقل کیا ہے: ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ (الزمر:۳) "(اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرادیں"۔(۳۹/۳)، یا ہم ان لوگوں میں سے ہو جائیں جنہوں نے اصل دین میں اپنے باپ داداؤں کی تقلید کی جس کے سبب جانوروں سے بھی گئے گذرے ہو گئے، اور انہی کے متعلق اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے: ﴿بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَى أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَى آثَارِهِمْ مُهْتَدُونَ﴾ (الزخرف:۲۲) "بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک مذہب پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل کر راہ یافتہ ہیں"۔(۴۳/۲۲)، چنانچہ

ایسے لوگوں کے متعلق اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا﴾ (الفرقان:۴۴) ''وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے''۔(۲۵/۴۴)؛ کیونکہ انہوں نے اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کو ناکارہ کردیا، حالانکہ اگر وہ ایک لمحہ بھر کے لئے بھی اپنی نفسانی خواہشات سے دور رہ کر ان صلاحیتوں کو بروئے کار لائے ہوتے تو انہیں اللہ تعالیٰ کی ایسی نشانیاں حاصل ہوجاتیں، جو راہِ ہدایت کی جانب ان کی رہنمائی کرتیں۔

۶-اور ہم اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ پکڑتے ہیں: یعنی اس کی اطاعت وفرمانبرداری کے ذریعہ اس کی قربت حاصل کرتے ہیں، قرآن مجید کے اندر وسیلہ کا یہی معنی آیا ہے۔ اور ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے وسیلہ طلب کرتے ہیں جیسا کہ صحیح حدیث کے اندر آیا ہے کہ: ''جس نے اذان سن کر کہا: (اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ

الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ، إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ) ''اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے نماز کے رب، محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر، اور انہیں مقامِ محمود سے سرفراز کر جس کا تو نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا ہے، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا''۔ (اسے بیہقی نے روایت کیا ہے، اور "إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ" کے بغیر احمد، بخاری، نسائی، ترمذی، ابوداود اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا ہے)۔

اور اس حدیث میں وارد وسیلہ کی وضاحت دوسری حدیث میں آئی ہے: (سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ) ''اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو، وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک کے لئے موزوں ہے، اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں''۔ (مسلم)

البتہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قول میں نبی ﷺ سے جو وسیلہ کا

تذکرہ آیا ہے:(اَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا إِذَا أَجْدَبْنَا تَوَسَّلْنَا إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا) "اے اللہ! جب ہم قحط سالی کا شکار ہوتے تھے تو ہم اپنے نبی کی دعاء کے ذریعہ تیری طرف متوجہ ہوتے تھے تو تُو ہمیں سیراب کرتا تھا، اور اب ہم اپنے نبی کے چچا کی دعاء کے ذریعہ تیری طرف متوجہ ہو رہے ہیں؛ لہذا تو ہمیں سیراب کر"۔ (بخاری) اس وسیلہ سے آپ ﷺ کی دعاء سے وسیلہ پکڑنا مراد ہے، جو کہ آپ ﷺ کی زندگی کے ساتھ خاص تھا؛ اور اسی سبب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے بجائے آپ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کی دعاء سے وسیلہ پکڑا۔

اور قیامت کے دن آپ ﷺ سے وسیلہ پکڑنے سے مراد آپ کی شفاعت ہے، اور اس کے علاوہ کسی اور معنی میں آپ ﷺ سے وسیلہ پکڑنا شریعت سے ثابت نہیں ہے۔

۷- اور قبروں کی زیارت کا ہمارا مقصد مُردوں کے لئے دعاء کرنا اور

آخرت کو یاد کرنا ہے۔اور یہ چیز کافی ہوگی کہ ہم آپ کو محض وہی بات بتادیں جس کی تعلیم نبی ﷺ اپنے ساتھیوں کو دیا کرتے تھے، تاکہ وہ قبر کی زیارت کے وقت یہ دعاء کیا کریں:

(اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لاَحِقُوْنَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَمِنْكُمْ وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ، نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ، اَللّٰهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ، وَلاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ) ''مومنوں اور مسلمانوں کی جماعت! تم پر سلامتی ہو، اور ان شاء اللہ ہم عنقریب تمہارے بعد آنے والے ہیں، اللہ ہمارے اور تمہارے اگلے اور پچھلے لوگوں کو پر رحم کرے، ہم اپنے اور تمہارے لئے عفو و درگذر کا سوال کرتے ہیں، اے اللہ ان کے اجر سے ہمیں محروم نہ کرنا اور نہ ہی ان کے بعد ہمیں فتنہ میں مبتلا کرنا''۔ (صحیح مسلم کے اندر بریدہ بن حصیب کی روایت کے اندر الفاظ یوں وارد ہے: (اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلاَحِقُوْنَ، أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ) اور (وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ) یہ الفاظ صحیح مسلم کے اندر عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں وارد ہے،

اور (اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ) یہ الفاظ بھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں وارد ہے جسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)

اور یہ بھی جان لیجئے کہ قبروں کی زیارت کی تین قسمیں ہیں:
شرعی زیارت، بدعی زیارت اور شرکیہ زیارت۔

۱- شرعی زیارت: سے مراد وہ زیارت ہے جس کا مقصد آخرت کی یاد، میت کے لئے دعاء اور سنتِ نبی ﷺ کی پیروی ہو۔

۲- بدعی زیارت: سے مراد وہ زیارت ہے جس کا مقصد قبر کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو، جیسا کہ جاہل لوگ یہ گمان رکھتے ہوئے کرتے ہیں کہ قبر کے نزدیک عبادت مسجدوں میں عبادت سے افضل ہے، جب کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہ مسجد ہے۔ اور مزید یہ کہ نبی ﷺ سے مختلف احادیث میں قبروں کے نزدیک نماز پڑھنے، اور قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت آئی ہے۔ (بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی مرض الموت میں فرمایا: (لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَىٰ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ) ''اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیں)

۳- شرکیہ زیارت: سے مراد وہ زیارت ہے جس کا مقصد قبر کی تعظیم ہو، یا صاحب قبر سے دعاء کرنا، یا اس کے لئے ذبح کرنا، یا نذر ماننا، یا اس کے علاوہ دوسری عبادتیں کرنا ہوں جو کہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی درست ہیں۔ تو یہی دراصل شرک ہے اور اس کے شرک ہونے کی بے شمار دلائل موجود ہیں، جن میں سے بعض گذر چکے ہیں۔

۸- اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ قبروں پر تعمیر کرنا بدعت ہے؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب -رضی اللہ عنہ- کو یہ حکم دے کر بھیجا تھا کہ جو بھی اونچی قبر ہو اسے وہ زمین کے برابر کر دیں۔ اور امام مسلم نے اپنی صحیح کے اندر ابو الہیاج اسدی سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس چیز کی خاطر بھیج رہا ہوں جس کی خاطر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا: ''تمہیں جو بھی مجسمہ ملے اسے مٹا دو، اور جو بھی اونچی قبر ملے اسے

برابر کردو"۔ (مسلم، علی رضی اللہ عنہ کے بھیجنے کے کا مکمل قصہ امام احمد نے مسند کے اندر روایت کیا ہے)

۹- اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کیا گیا ہے، اس سے متعلق وارد دلائل میں سے چند ایک پیش کر دینا کافی ہوگا، آپ ﷺ نے فرمایا: (مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ) وَفِي لَفْظٍ: (فَقَدْ كَفَرَ) "جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے یقیناً شرک کیا"۔ اور ایک لفظ میں ہے: "اس نے یقیناً کفر کیا"۔ (اسے احمد، ترمذی، ابوداود، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے، اور البانی نے اسے صحیح کہا ہے)

اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: (مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ) "جسے قسم کھانا ہو وہ اللہ کی قسم کھائے"۔ (بخاری ومسلم)

نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: (لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ) "تم اپنے آباء واجداد کی قسم نہ کھاؤ؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء واجداد کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے"۔ (بخاری ومسلم)

''سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے، یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے''۔

۱۰- اور ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ سب سے افضل اور کامل ترین مخلوق ہمارے نبی محمد ﷺ ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں اشرف ترین مقامات پر بندگی کی صفت سے متصف کیا ہے، اور آپ ﷺ کی حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا: (مَا أُحِبُّ أَنْ تَرْفَعُوْنِيْ فَوْقَ مَنْزِلَتِيَ الَّتِيْ أَنْزَلَنِيَ اللّٰهُ) ''میں یہ چیز پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو رتبہ عطا کیا ہے، اس سے تم مجھے اونچا اٹھاؤ''۔ (اسے احمد نے روایت کیا ہے، اور نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ کے اندر، البانی نے اسے صحیح کہا ہے)

اور یہ بھی وارد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ، فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ) ''نصاری نے عیسی ابن مریم کی شان میں جس طرح

غلو کیا، تم میری شان میں اس طرح غلو نہ کرو، میں تو محض بندہ ہوں، اس لئے مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو"۔ (بخاری)

۱۱- اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ایمان: قول وعمل کا نام ہے:

دل وزبان کے قول، اور دل، زبان اور اعضاء کے عمل کا نام ایمان ہے، جو کہ اطاعت وفرمانبرداری سے بڑھتا ہے، اور گناہ سے گھٹتا ہے۔

۱۲- اور محض گناہ کے ارتکاب کے سبب ہم کسی بھی مسلمان کو کافر نہیں کہتے۔

معتزلہ کی طرح ہم فاسق کے مکمل ایمان کی نفی نہیں کرتے اور نہ ہی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا، اور نہ ہی خوارج کی طرح ہم بڑے گناہ کے ارتکاب کرنے والے کو کافر کہتے ہیں، بلکہ ہمارا اس کے متعلق یہ کہنا ہے کہ: وہ اپنے ایمان کے سبب مومن ہے، اور بڑے گناہ کرنے کے سبب فاسق ہے۔

۱۳- اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ شریعت کی روشنی میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا واجب ہے۔

۱۴- اور ہم حکمران کے ساتھ خواہ وہ نیک ہوں یا فاسق وفاجر، حج، جہاد، جمعہ اور عید کی نماز قائم کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

۱۵- اور خواہ وہ انصاف کریں یا ظلم کریں، لیکن جب تک وہ نماز کو قائم رکھیں، معصیت کے علاوہ میں ہم ان کی اطاعت وفرمانبرداری کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

۱۶- اور ہم جماعت کے برقرار رہنے کی پاسداری کرتے ہیں۔

۱۷- اور ہم بالخصوص حکمران کے لئے اور بالعموم پوری امت کے لئے نصیحت کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے حضور معتزلہ اور خوارج کے طریقے سے براءت کا اظہار کرتے ہیں جو محض ظلم وزیادتی کی بناء پر حکمراں کے خلاف بغاوت کرنے کا عقیدہ رکھتے

ہیں۔

یہ ہیں وہ چیزیں جن کے ذریعہ ہم اللہ کی بندگی کرتے ہیں، جن کا ہم عقیدہ رکھتے ہیں، اور جن کی طرف ہم آپ کو دعوت دے رہے ہیں، اس سلسلہ میں ہمارے لئے اللہ کی کتاب، اس کے رسول ﷺ کی سنت اور سلف صالحین کے اعمال کافی ہیں جن کے لئے رسول اللہ ﷺ نے بھلائی کی شہادت دی ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا، كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِي) ''میں تمہارے لئے ایسی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن پر اگر تم عمل پیرا رہے تو گمراہ نہیں ہوسکتے؛ وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری سنت''۔ (امام مالک نے اسے مرسل روایت کیا ہے، اور حاکم نے موصولاً، البانی نے اسے حسن کہا ہے)

اور آپ ﷺ نے فرمایا: (خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ) ''سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے، پھر وہ جو ان کے بعد ہوں

گے"۔(بخاری ومسلم بلفظ: خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ)

لوگوں اپنے دین پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہو، اور جان لو کہ اب زمانہ ایسا آگیا ہے کہ جس میں اپنے دین پر جما رہنے والا انسان اس شخص کے مانند ہے جو انگارے کو پکڑے ہوئے ہو۔ زندگی اپنی رعنائیوں کے ساتھ مزین ہو چکی ہے، اور لوگ اس کی مستیوں میں مدہوش ہو چکے ہیں۔ اسلام کے اندر بے شمار غیر اسلامی چیزیں داخل ہوگئی ہیں، اور دلوں کے اندر وہم وگمان کے پیوست ہو جانے کے سبب کمزوری واقع ہوگئی ہے، چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول ثابت ہوگیا جو انہوں نے فرمایا تھا: "اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب فتنہ تمہیں چاروں طرف سے گھیر لے گا، اسی کے سائے میں بچے بڑے ہوں گے، اور بڑے بوڑھے ہوں گے، اور اسے سنت بنا لیا جائے گا جس پر لوگ عمل کریں گے، اور جب اس میں سے کوئی چیز تبدیل کی جائے گی تو وہ کہیں گے: سنت بدل دی گئی،

لوگوں نے کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! ایسا کب ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تمہارے قاریوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی، اور دین کی صحیح سمجھ رکھنے والے لوگ کم ہو جائیں گے، مال ودولت وافر مقدار میں ہوگا اور امانت دار کم ہوں گے، اور دینی تعلیم دنیا کمانے کی خاطر حاصل کی جائے گی''۔ (البانی نے تحریم آلات الطرب میں کہا ہے کہ: اسے دارمی اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے، نیز دارمی اور ابن عبد البر نے بھی جامع بیان العلم وفضلہ کے اندر ایک دوسری سند کے ساتھ روایت کیا ہے جو کہ حسن ہے، اور یہ حدیث اگر چہ موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے؛ کیونکہ ان سارے امور کا تعلق غیب سے ہے جو کہ رائے کی بنیاد پر نہیں کہی جا سکتی)

اور یہ چیز ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ جوں جوں کسی امت کا زمانہ اپنے نبی علیہ السلام کے زمانہ سے دور ہوتا گیا ہے شیطان نے ان کے ماننے والوں کے درمیان ایسی تعلیمات کو ڈال دیا ہے جنہیں وقت گذرنے کے ساتھ دین کا حصہ سمجھا جانے لگا ہے، حالانکہ دین اس سے بری ہوتا ہے، اس سے شیطان کا مقصد سنت کو مردہ کرنا اور اس کی نشانی کو مٹانا ہوتا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ایک لکیر کھینچی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (هَـــذَا سَبِيلُ اللّـــهِ مُسْتَقِيمًا) ''یہ اللہ کا صراطِ مستقیم ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے اس لکیر کی دائیں اور بائیں جانب کئی ایک لکیریں کھینچیں، پھر فرمایا: (هَـذِهِ السُّبُـلُ، لَيْسَ فِيهَا سَبِيلٌ إِلَّا عَلَيْهِ شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْـــهِ) ''یہ راستے ہیں جن میں سے ہر راستہ پر شیطان بیٹھا اس کی طرف دعوت دے رہا ہے''، پھر آپ ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: ﴿وَأَنَّ هَـذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُـلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾ (الأنعام:۱۵۳) ''اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے، سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تمہیں اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی''۔ (۱۵۳/٦)، (اسے احمد، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے، البانی نے اسے صحیح کہا ہے)

اور آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے: (عَـلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ

الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِيْ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ؛ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ) ''تم میری سنت اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لو، اس سے چمٹ جاؤ، اور اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے رہو، اور دین میں نئی ایجاد کردہ چیزوں سے بچو، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے''۔ (اسے احمد، ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے، البانی نے اسے صحیح کہا ہے)

اور آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ کی امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سارے فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے''۔ (اسے احمد، ترمذی، ابوداود اور دارمی نے روایت کیا ہے، البانی نے اسے صحیح کہا ہے)

اور ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (هُمْ مَنْ كَانَ عَلٰى مِثْلِ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ) ''یہ وہ لوگ ہوں گے، جو میرے اور میرے صحابۂ کرام کے نقش قدم پر عمل پیرا ہوں گے''۔

(اسے ترمذی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما،اور طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے،البانی نے اسے حسن کہا ہے)

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے:(لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ وَلَا مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ) ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا،انہیں ان کی مخالفت کرنے والے اور ساتھ نہ دینے والے نقصان نہیں پہنچا سکتے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے''۔

(بخاری و مسلم)

ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں انہی لوگوں میں سے بنائے،اور ہدایت عطا کرنے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرے،وہ ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کرے،وہ جو بھی چاہتا ہے اس پر قادر ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

اس صدا کو بلند کرنے والے علماء کرام کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

۱-ابوبکر بن محمد خوقیر
۲-حسین عبدالغنی
۳-حسین مکی الکتبی
۴-درویش عجیمی
۵-سعد وقاص البخاری
۶-عباس المالکی
۷-عبدالقادر ابوالخیر مرداد
۸-عبداللہ بن ابراہیم حمدوہ
۹-عیسی دہان
۱۰-محمد امین فودہ
۱۱-محمد جمال المالکی
۱۲-محمد سعید ابوالخیر

۱۳-محمد عبدالہادی کتنی

۱۴-محمد عرابی سجینی

۱۵-محمد المرزوقی

۱۶-محمد نور محمد القطانی

بحمد اللہ

ترجمہ واختصار:

آفتاب عالم محمد انس مدنی

نظر ثانی:

عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ مدنی

طبع ونشر:

مکتب تعاونی برائے دعوت وارشاد سُلی - ریاض

☏ : ۰۱/۲۴۱۴۴۸۸،۲۴۱۰۶۱۵-۲۲۴ فیکس: ۰۱/۲۴۱۱۷۳۳

مكتب الدعوة بالسلي

هاتف ٠١١/٢٤١٠٦١٥ تحويلة ٥٥٥ - ٠١١/٢٤١٤٤٨٨ ناسوخ ٣٢

نداء عام من علماء بلد الله الحرام

تأليف

محمد بن عبد العزيز الأحمد

ترجمة قسم الجاليات

حساب التبرعات بمصرف الراجحي : SA22800000296608010070509
حساب التبرعات بمصرف الإنماء : SA5305000068200517913000
حساب التبرعات ببنك البلاد : SA5615000999115390770007